بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملازمین کو ملنے والی امداد، غیرِ ملازم کا دھوکے سے وصول کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں بیرون ملک میں رہتی ہوں، یہاں پر گورنمنٹ کی طرف سے رول ((Rule ہے، کہ اگر عورت حمل (Pregnancy) کے دوران کام نہ کر سکے، تو گورنمنٹ کی طرف سے اسے پیسے ملتے ہیں، لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ عورت پہلے سے کہیں پر باقاعدہ ایمپلائے (Employee) کے طور پر کام کرتی ہو۔ اب میں حمل سے ہوں، لیکن میرے پاس کوئی جاب نہیں ہے، تو کیا میں گورنمنٹ کو اپنا ایمپلائے (Employee) ہونا دکھا سکتی ہوں؟ اس طرح کہ میرے جاننے والے مجھے (employment contract) دے دیں گے، جبکہ میں حقیقت میں ایمپلائے (Employee) نہیں ہوں، صرف معاہدہ (contract) کروں گی، کام نہیں کروں گی، تو کیا اس صورت میں میرے لئے وہ پیسے لینا جائز ہوں گے؟

جواب

حقیقت میں ایمپلائے نہ ہوتے ہوئے، گورنمنٹ سے رقم حاصل کرنے لئے ایک عارضی کونٹریکٹ کے ذریعے خود کو ایمپلائے ظاہر کرنا، یہ گورنمنٹ کو دھوکہ دینا ہے، اور کسی کو دھوکہ دینا ناجائز و حرام ہے حتیٰ کہ کسی کافر و مرتد کو بھی دھوکہ دینا جائز نہیں، لہذا پوچھی گئی صورت میں اس طرح خود کو ایمپلائے ظاہر کر کے گورنمنٹ سے پیسے لینا ناجائز و حرام ہے۔

صحیح مسلم میں ہے "من غش فليس مني "ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا، تو وہ مجھ سے نہیں۔ (مسلم، باب قول النبی من غش فلیس منا، جلد 1، صفحہ 99، رقم الحدیث 102، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

المفاتیح شرح المصابیح میں ہے "الغش: ستر حال شيء على أحد؛ يعني: إظهار شيء على خلاف ما يكون ذلك الشيء في الباطن "ترجمہ: دھوکہ یہ ہے کہ کسی پر شے کی حقیقت کو چھپانا یعنی حقیقت میں وہ شے جیسی ہے اس کے برخلاف ظاہر کرنا۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، جلد 3، صفحہ 438، دار النوادر، کویت)

دھوکے کے ذریعے کافر سے مال حاصل کرنے کے متعلق فتح القدیر میں ہے "وإنما يحرم على المسلم إذا كان بطريق الغدر (فإذا لم يأخذ غدرا فبأي طريق يأخذه حل) بعد كونه برضا "ترجمہ: کافر کا مال مسلمان پر حرام ہے، جب وہ دھوکے کے ذریعے حاصل کیا جائے، اگر دھوکہ نہ ہو تو کافر کی رضامندی سے جس طریقے سے بھی حاصل کیا جائے، حلال ہے۔ (فتح القدیر، جلد 7، صفحہ 38، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "غدر و بدعہدی مطلقًا سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔ ہدایہ و فتح القدیر وغیرہما میں ہے: لان مالھم غیر معصوم فبای طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحا مالم یکن غدرا (کیونکہ ان کا مال معصوم نہیں، اسے مسلمان جس طریق سے بھی حاصل کرلے وہ مال مباح ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ دھوکہ نہ ہو)۔"

(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4933

تاریخ اجراء: 06ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/24اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net